۷۔ چلو کہ آج ...

اختر الایمان

پہلی بات : زمانے میں کوئی شخص اپنے معاشرے سے کٹ کرنہیں رہ سکتا۔ یہاں رہنے والوں کو ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ معاشرے کے افراد اپنے دکھوں اور تکلیفوں کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں کہ ایک دوسرے سے ہمدردی کریں، ایک دوسرے کا دکھ بانٹیں اور راستے کے کانٹوں کو ہٹا دیں تاکہ اور لوگ آسانی سے راستہ پار کر سکیں۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے یہی پیغام دیا ہے۔

جان پہچان : فتح محمد اختر الایمان پتھر گڑھ (نجیب آباد) میں ۱۲/ نومبر ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مختلف قصبوں کے مدرسوں اور اسکولوں میں ہوئی۔ انھوں نے دہلی کالج سے بی اے کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم اے سالِ اوّل مکمل کر کے وہ پونہ چلے گئے جہاں انھوں نے فلموں کے لیے لکھا۔ کچھ دنوں بعد انھوں نے ممبئی میں سکونت اختیار کر لی۔ انھوں نے کئی فلموں کے منظر نامے اور مکالمے لکھے۔

اختر الایمان کا شمار اُردو کے اہم نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کے دس شعری مجموعے چھپ چکے ہیں۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ 'گرداب' ہے۔ دوسرے کچھ شعری مجموعے 'سب رنگ، آب جو، یادیں، نیا آہنگ' اور 'زمستاں سرد مہری کا' ہیں۔ نثر میں انھوں نے اپنی آپ بیتی 'اس آباد خرابے میں' کے علاوہ چند ادبی مضامین لکھے ہیں۔ ان کا انتقال ۹/ مارچ ۱۹۹۶ء کو ممبئی میں ہوا۔

کوئی جو رہتا ہے، رہنے دو، مصلحت کا شکار
چلو کہ جشنِ بہاراں منائیں گے سب یار
چلو نکھاریں گے اپنے لہو سے عارضِ گل
یہی ہے رسمِ وفا اور من چلوں کا شعار
جو زندگی میں ہے، وہ زہر ہم ہی پی ڈالیں
چلو ہٹائیں گے پلکوں سے راستوں کے خار
یہاں تو سب ہی ستم دیدہ، غم گزیدہ ہیں
کرے گا کون بھلا زخمہائے دل کا شمار
چلو کہ آج رکھی جائے گی نہادِ چمن
چلو کہ آج بہت دوست آئیں گے سرِ دار

خلاصہ : یہ ایک انقلابی نظم ہے جس میں شاعر اوروں کی پروا کیے بغیر اپنے لہو سے گلوں کو رنگ دینا اور راستے کے کانٹے ہٹا کر پھول بچھانا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دنیا میں سب غم زدہ ہیں، کسی کو دوسرے کے زخم گننے کی فرصت نہیں مگر ہم ایک ایسا چمن بناتے ہیں جہاں آنے والے سبھی لوگ دوسروں کی خاطر خود کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

معانی واشارات

عارضِ گل - مراد پھول
شعار - چلن، طریقہ
ستم دیدہ - دُکھ اٹھانے والا
غم گزیدہ - دُکھ کا مارا
زخمہائے دل - دل کے زخم، مراد تکلیفیں
نہادِ چمن - باغ کی بنیاد
سرِ دار - سولی پر

مشقی سرگرمیاں

* نظم پڑھ کر ذیل کی سرگرمیوں کو ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ اختر الایمان سے متعلق ذیل کا رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

جائے پیدائش
↓
[ ]
پہلا شعری مجموعہ
↓
[ ]
آپ بیتی
↓
[ ]
جائے وفات
↓
[ ]

۲۔ مصلحت کے شکار لوگوں کے لیے شاعر کا ارادہ لکھیے۔
۳۔ جشنِ بہاراں میں شامل نہ ہونے والوں کی خاصیت لکھیے۔
۴۔ من چلوں کے شعار کو تحریر کیجیے۔
۵۔ دل کے زخموں کو شمار کرنے کے لیے کسی کے نہ ہونے کا سبب لکھیے۔
۶۔ اپنی پسند کا شعر نقل کر کے پسندیدگی کی وجہ تحریر کیجیے۔
۷۔ نظم کے موضوع کو قلم بند کیجیے۔
۸۔ نظم سے زیرِ اضافت والی ترکیبیں تلاش کر کے انھیں حروفِ اضافت کے ساتھ لکھیے۔
۹۔ ذیل کے جن الفاظ کی جمع 'زخمہا' کی طرز پر بنائی جاسکتی ہے، انھیں الگ کر کے جمع بنا کر لکھیے۔
غم ، خوشی ، گل ، نغمہ ، ہزار ، سال

۱۰۔ ذیل کے اشعار کی استحسانی وضاحت کیجیے۔

- جو زندگی میں ہے، وہ زہر ہم ہی پی ڈالیں
  چلو ہٹائیں گے پلکوں سے راستوں کے خار
- چلو کہ آج رکھی جائے گی نہادِ چمن
  چلو کہ آج بہت دوست آئیں گے سرِ دار

۱۱۔ عنوان میں تین نقطوں کے نشان کا مطلب لکھیے۔
۱۲۔ دیے ہوئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

یار	لہو	گل	زہر	خار

* نظم سے قافیہ تلاش کر کے لکھیے۔
* زیر کی اضافت والے چار ایسے نئے بامعنی الفاظ لکھیے جو دونوں اسم ہوں۔ مثال: عارضِ گل

وضاحت : عارض یعنی گال، رخسار اور گل یعنی پھول۔ پھول کا رخسار لیکن مراد پھول ہے۔ دونوں اسم ہیں۔

* نظم میں شاعر نے لفظ چلو ... کے ذریعے تحریک دی ہے۔ مصرعہ نہ لکھتے ہوئے مختصر فقرہ لکھیے۔

چلو
[ ]
[ ]
[ ]
[ ]
[ ]